

کھج کر سینے سے باہر نکل آئی ہے۔ اس میں لطف یہ ہے کہ لفظ دم کے دونوں معنی شاعر کے پیش نظر رہے۔ عام سانس سینے کے اندر ہوتے ہیں، لیکن شوقِ قتل کا جذبہ تلوار کی دھار (دم) کھینچ کر سینے سے باہر لے آیا۔

۴۔ لغات۔ آگہی یعنی آگاہی : شعور، عقل، علم، واقفیت، باخبری۔

عنتقا : ایک فرضی اور خیالی پرندہ۔ کہتے ہیں، اس کی گردن لمبی ہونے کے باعث یہ نام رکھا گیا ہے۔ نام موجود ہے، پرندہ ناپید ہے اس سے مراد ہے ناپید اور گم۔
 شرح : آگہی یعنی عقل و علم ہمارا مقصد پہچاننے کے لیے سماعت کے کتنے ہی جال پھیلا دیں، مگر وہ ہمارے مفہوم و مطالب کو پہچان نہیں سکتے۔ یعنی ہم جو کچھ کہتے ہیں اس کا مفہوم و مطلب بلند ہے۔ اُسے عنتقا کی طرح ناپید کہنا بھی نامناسب نہ ہوگا۔
 شاعر کا یہ مطلب نہیں کہ ہم جو کچھ کہتے ہیں، اس کا مطلب کچھ نہیں۔ مقصود یہ ہے کہ ہمارا مطلب اتنا دقیق اور نازک ہوتا ہے کہ اس تک عام علم و عقل کی رسائی نہیں ہو سکتی۔

مرزا نے فارسی میں بھی اس مضمون کا ایک شعر کہا ہے۔

ماہماتے گرم پروازیم، فیض از ما مجو

سایہ ہمچوں دود بالامی رودانہ بال ما

یعنی ہم تیز اڑنے والے ہما ہیں اور ہماری پرواز میں اس قدر گرمی ہے کہ سایہ بھی زمین پر نہیں پڑتا، بلکہ دھواں بن کر اوپر نکل جاتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ جو شخص ہم سے فیض حاصل کرنا چاہے، اُسے بلندی پر آنا چاہیے۔ اپنی جگہ بیٹھ کر ہمارے نیچے اترنے کا انتظار نہ کرنا چاہیے۔

۵۔ لغات۔ بسکہ : چونکہ۔

آتش زیر پا : لفظی معنی، جس کے پاؤں کے نیچے آگ ہو، محاورہ، مضطرب و بے قرار۔

مُوئے آتش دیدہ : بال، جسے آگ نے چھوا ہو۔ ایسا بال بل کھا کر